© rasailojaraid.com

کے پیش کیا۔ کتاب کی طباعت وکتابت اور سرورق وغیرہ عمدہ ہیں۔ البتہ عربی عبارات کے اعراب میں اغلاط کا تناسب کسی قدر زیادہ ہے، امید ہے آئندہ اشاعتوں میں اس کمی کو دور کرلیا جائے گا۔

● نام کتاب: خطباتِ راشدی (جلد دوم) خطیب: مولانا زاہد الراشدی مدّ ظلّہ مرتّب: مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر

ضخامت: 370 صفحات قیمت: درج نہیں ناشر: الشریعہ اکیڈمی، گوجرانوالہ۔

مولانا زاہد الراشدی مدّ ظلّہ معاصر اہلِ فکر میں اپنے موضوعات کے اختصاص، اپنے اسلوب کی دل نشینی، اپنے افکار کے ربطِ باہمی اور رامت کی سطح پر اجتماعیات سے اپنی گہری دل چسپی کی بنیاد پر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ نظریات کی جنگ کے اس زمانے میں انھوں نے اپنے مورچے کو کبھی خالی نہیں چھوڑا بلکہ ہمیشہ غنیمِ وقت کو اپنی موجودگی کا احساس کرایا۔ اسلام اور مغرب کے تہذیبی معرکے میں وہ ملّت اسلامیہ پاکستان کے صفِ اوّلین کے متکلموں میں شمار ہوتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب راشدی صاحب کے خطبات پر مشتمل سلسلہ کی جلدِ دوم ہے، جسے مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر مدّ ظلّہ نے مرتّب کیا ہے۔ خطابت کا میڈیم جسے معاصر علما نے اجتماعی طور پر نسبتاً غیر اہم اور غیر مفید سمجھا ہوا ہے، ہمارے ممدوح راشدی صاحب ابھی تک سنجیدہ مباحث کے بیان کا اہم ذریعہ اظہار کے لیے اس میڈیم کو اختیار کرتے ہیں۔ بارگاہِ الٰہی سے انھیں مختصر اور موجز کلمات میں پر مغز اور عمیق باتیں مربوط انداز میں کہنے کی غیر معمولی صلاحیت سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ ان کے خطبات اور ان کے مضامین یکساں رنگ کے لطف کے حامل ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا کو لاتعداد بار مغربی معاشرت کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، وہ ان سطور کے راقم کے لیے مشائخ کے درجے میں ہیں، اور یہ ہیچ مدان اُن کی ژرف نگاہی کا از بس قائل ہے، لیکن ان خطبات ومضامین میں ان کا مشاہدہ مغرب بظاہر (خاکم بدہن) بہت سطحی اور سرسری محسوس ہوتا ہے۔

مغرب کے محاسن (جن کے محاسن ہونے پر خود مغرب کے اہلِ دانش متفق نہیں) کو اسلامی تاریخ سے سند فراہم کرنا اپنی نہاد میں اسی طرزِ عمل کا جڑواں بھائی جسے سر سیّد احمد خان بہادر نے اپنی تحریر وتعلیم کے ذریعے سے رائج کیا تھا۔ بعض مظاہر میں انتہائی بیرونی سطح کی جزوی مماثلت دو تہذیبوں کے جوہری اختلافات کو فراموش کرنے کے لیے کافی نہیں ہوا کرتی۔ اور ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ طرزِ عمل جسے امّت مسلمہ زمانے کے جبر کے ماتحت اختیار کرتی ہے وہ ہرگز اجتہادِ فقہی کے متساوی نہیں۔

© rasailojaraid.com